5/5/2023

NOA

MOCK 2023 PMS

تلخیص

قدیم دور سے زبان کی اہمیت

دہلی بہت قدیم شہر ہے۔ ہمیشہ سے ہندوں کی سلطنت رہا ہے۔ لیکن سب ایک دوسرے کے مخالف تھے کسی کی رائے ایک جیسی نہیں تھی جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو بہت مشکلات پیش آئی۔ روزمرہ کی خرید و فروخت میں مسائل آنے لگے۔ پہلے پہل تو مسلمانوں کی عمل داری میں اختلاف رہا۔ مختلف قوموں کے لوگ اور بادشاہت آئی جن میں غوری، پٹھان، مغل اور لودھی شامل تھے۔ زبان کے مسئلے پر اختلاف ہمیشہ سے رہا لیکن اسکے حل کی طرف کوئی نہ آیا۔ بادشاہ اکبر کے زمانے میں فارسی زبان کی قدر زیادہ تھی اسی کی طرف لوگ زیادہ متوجہ تھے۔

جملوں کی درستگی۔

1. وہ لب سڑک آپکا منتظر ہے۔
وہ آپ کا منتظر ہے۔

2. دہی کڑوی ہے۔
دہی کھٹی ہے۔

3. نہ ہی کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔
نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا۔

4. اسکا دستخط اچھا ہے۔
اس کے دستخط اچھے ہے۔

5. طلباء کو کہو کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔
طالبات سے کہو وقت کی پابندی کریں۔

6. یہ بڑھیا عورت بڑی چالاک ہے۔
یہ بڑھیا بہت چالاک ہے

7. در حقیقت میں وہ سچا ہے
حقیقت میں وہ سچا ہے

8. نقطہ چینی مت کرو۔

Scanned with CamScanner

۹) وہ بہت خوشامد انسان ہے۔ | ۱۵ دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتارا
وہ خوشامد پسند انسان ہے۔ | دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

1۔ سانچ کو آنچ نہیں۔

2۔ بغلیں جھانکنا۔ (شرمندہ ہونا)
جب ملزم پر عدالت میں جرم ثابت ہوا تو وہ بغلیں جھانکنے لگا۔

3۔ پھولے نہ سمانا۔
ہما مقابلے کے امتحان میں کامیابی کے بعد پھولے نہ سما رہی تھی۔

4۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔
عائشہ کی سچائی پر کیا اعتبار وہ تو گھر کی بھیدی ہیں کے دشمن کا ساتھ دینے والی عورت ہے۔

5۔ فاقہ مستی۔
بے روزگاری کی وجہ سے علی کے گھر کے حالات تنگدستی ہے پھر بھی وہ فاقہ مستی میں مصروف ہے۔

ترجمہ:- چونکہ ترقی کے جدید دور میں ملک کا مستقبل سائنس اور ٹیکنالوجی پر ہے۔ تیز رفتار ٹیکنالوجی نے قدرتی وسائل سے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔ انسان روزمرہ کے کاموں کے لیے مشین پر انحصار کر رہے ہے انحصار ختم کر رہا ہے۔ کیونکہ جدید ٹیکنالوجی نے دنیا بھر میں اس قدر ترقی کی ہے کہ سائنسی دور میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ آج سب سے اہم پہلو پر دنیا سوچ رہی ہے کہ انسان کی بہتری کے لئے سائنس کی حاصلات کو مستحکم کرنے کی مسلسل کوشش جاری ہے۔ سائنسی دریافتیں میں اضافے کی بڑی وجہ انسان کی جدوجہد ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی زندگی کو بہتر بنایا ہے۔

اشعار کی تشریح۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا۔

مفہوم:- اے انسان! یہ دنیا جس میں تو زندگی گزار رہا ہے۔ ایک شیشہ بنانے والے کارخانے کی مانند ہے اس لیے تجھے یہاں بہت ہی احتیاط سے زندگی گزارنا چاہیے۔

تشریح:- میر تقی میر کا یہ شعر بیت الغزل اور حکمت و دانائی کی بہت عمدہ مثال ہے جس میں وہ انسان سے مخاطب ہیں اور اسے باور کراتے ہیں کہ یہ کائنات جس میں وہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ شیشہ سازی کے کارخانے کی مانند ہے۔ جہاں ہر کام کرنے والوں کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اسکی ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ سکتا ہے۔ یا اس میں بال آ سکتا ہے۔ اس طرح دنیا کے کارخانے میں

Scanned with CamScanner

رہنے والوں کو بھی احتیاط سے زندگی گزارنی کی ضرورت ہے کیونکہ ذرا سی لغزش سے زندگی کے نظام کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ میر نے اس مضمون کے لیے ایک اور شعر میں کیا خوب کہا ہے:

شعر

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا

ہر دم قدم کو اپنے رکھو احتیاط سے یاں
یہ کارگاہ ساری دکان شیشہ گر ہے۔

انسانی تعلقات بھی بہت نازک ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات سے لوگوں کے آبگینے چور چور ہو سکتے ہیں۔ اس لیے بات کرتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس سے کسی کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے کیونکہ زبان کا زخم تلوار کے زخم سے بھی کہیں زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کائنات کی نزاکت، لطافت اور خوبصورتی بہاں پر انسانوں کے بے حد محتاط رہنے سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔

شاعر مشرق نے بھی اس شعر میں مضمون کو عمدگی سے بیان کیا ہے۔

زندگی کی راہ میں چل مگر ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مینا خانہ بار دوش ہے۔